سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام
سب پڑھیں، سب بڑھیں

درجہ - 6

مفت تقسیم

فروزاں

حصّہ - 1

سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام کے تحت اسکولی بچّوں کے لیے درسی کتابیں برائے مفت تقسیم شائع کی گئیں۔ اس کتاب کی خرید و فروخت قانوناً جرم ہے۔

بہار معیاری تعلیمی مہم (بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل) کی
جانب سے چلائی جا رہی بیداری مہم
''سمجھیں ــ سیکھیں''

معیاری تعلیمی مہم کے بیس رہنما اصول

1. اسکولوں کا وقت سے کھلنا اور بند ہونا۔
2. وقت پر تعلیمی سیشن کا انعقاد۔
3. ہر ایک بچہ اور استاد کی اسکول کے وقت میں، اسکول میں موجودگی۔
4. ہر ایک بچہ اور ہر ایک استاد سیکھنے۔سکھانے کے عمل میں غرق ہو۔
5. اساتذہ کو بچوں کے تعلیمی معیار کی واقفیت اور اس کے تئیں مستعدی۔
6. مسلسل اور گہرائی کے ساتھ صلاحیتوں کی جانچ۔
7. درجہ۔1 کے لئے خاص طور پر کل وقتی اساتذہ۔
8. اسکول کے سبھی درجات میں بلیک بورڈ کا مکمل طور سے استعمال۔
9. سبھی درجات میں روزانہ کے تعلیمی ٹائم ٹیبل کی دستیابی اور اس کا استعمال۔
10. آخری گھنٹی میں کھیل کود، آرٹ اور ثقافتی سرگرمیاں۔
11. اسکول میں دستیاب کرائی گئیں کہانی کی کتابیں اور کھیل کود کے سامانوں کا استعمال۔
12. Menu کے مطابق دوپہر کے کھانے (Mid-day meal) کی پابندی کے ساتھ روزانہ تقسیم۔
13. فعال بچوں کا پارلیامنٹ اور مینا منچ۔
14. صاف ستھرے بچے اور صاف ستھرا اسکول۔
15. دستیاب پینے کے پانی کا انتظام اور بیت الخلاء کا استعمال۔
16. اسکول کے احاطے میں باغبانی۔
17. اسکولوں میں دستیاب کرائے گئے گرانٹ کا استعمال۔
18. سبھی بچوں کے پاس اپنے اپنے درجہ کی درسی کتابوں کی دستیابی۔
19. اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کی پابندی سے ہونے والی میٹنگ میں تعلیم کے معیار (Quality) پر چرچا۔
20. اسکول میں ہر ایک درجہ کے اساتذہ اور گارجین کے ساتھ تبادلۂ خیال۔

{ اردو زبان کی درسی کتاب }

فروزاں

حصہ۔1

برائے درجہ۔6

تعلیمی سال 2015-16

نام : ....

درجہ : ....

گروپ: ....

اسکول : ....

بلاک : ....

(تیار کردہ: اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ [SCERT] بہار، پٹنہ)

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)، محکمۂ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار (SCERT)، پٹنہ کے تعاون سے برائے صوبہ بہار

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام کے تحت
درسی کتابیں برائے
مفت تقسیم
شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. - 2015-16 1,92,877

-: شائع کردہ :-

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ: سری سائیں آفسٹ، پٹنہ۔6 (ٹکسٹ کے لئے HPC کا 70GSM سفید Cream wove واٹر مارک اور سرورق کے لئے HPC کا GSM 130 وہائٹ واٹر مارک کاغذ استعمال میں لایا گیا۔) Size: 24x18cm

پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء وطالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کرکے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2011-2012 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء وطالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم، جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری، جناب آر۔ کے۔ مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء، سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.

مینجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

چند باتیں برائے درسی کتاب درجہ ششم [6]

درسی کتابوں پر وقفے وقفے سے نظر ثانی، حذف و اضافہ، ترمیم و تبدیلی اور نئی کتابوں کی تیاری ایک ضروری اور مفید عمل ہے۔ اسی عمل سے گزرنے کے بعد چھٹی جماعت کے لئے تیار کی گئی اردو کی نئی درسی کتاب فروزاں حصہ اوّل [1] آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں بہار کے تجربہ کار اُردو اساتذہ کے مشوروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ کئی ورکشاپ منعقد کئے گئے ہیں۔ ہر پہلو سے بحث اور تبادلۂ خیال کے بعد مسودے کو آخری شکل دی گئی ہے۔

کتاب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ چھٹی جماعت کے طلبہ کے ذہنی معیار کے پیش نظر ہی اسباق شامل کئے جائیں اور طلبہ اور طالبات کے لئے زبان اور موضوع دونوں اعتبار سے کارآمد متن تلاش کیا جائے۔ متن کے انتخاب میں نہ صرف بچوں کی عمر، ان کی ضرورت، ذوق، دلچسپی اور نفسیات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے بلکہ اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ بچوں کو گرد و پیش سے اس طرح باخبر رکھا جائے، جو، ان کے ذوق جستجو کو مہمیز کر سکے اور وہ زندگی کے گوناگوں مرحلوں سے بھی واقف ہو سکیں۔ زیادہ سے زیادہ نئی چیزیں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طلبہ، طالبات اور اساتذہ کو درس و تدریس کے دوران ذہنی اور تازگی کا احساس ہو اور طلبہ کے ذہن میں اردو زبان دانی کا ذوق و شوق پیدا ہو۔

کتاب کی تیاری میں اس بات کی خصوصی کوشش کی گئی ہے کہ مواد اور موضوعات کے اعتبار سے تنوع اور رنگارنگی کا احساس ہو۔ مواد کے انتخاب میں قدیم و جدید یا بزرگ و جوان مصنفین کی تفریق نہیں کی گئی ہے بلکہ بچوں کی زبان دانی اور ذوق و شوق کو فوقیت دی گئی ہے۔ سبق کے آخر میں اچھی خاصی مشقیں فراہم کی گئی ہیں جو زبان دانی تحریر، مواد، سبق کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں نہ صرف معاون و مددگار ثابت ہوں گی، بلکہ طلبہ و طالبات میں غور و فکر، انفرادی مطالعے کی عادت اور معلومات میں مزید اضافے کی بھی محرک ثابت ہوں گی۔

اس کتاب کی ترتیب کے نتیجے میں اب اساتذہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں کہ وہ مشقوں کو حل کرانے میں طالب علموں کی مدد کریں۔ ساتھ ساتھ سبق پڑھاتے ہوئے تلفظ، ہجّے اور نئے الفاظ پر ضرور توجہ دیں۔ غزلوں اور

نظموں کو پڑھاتے ہوئے حتی الامکان ان کی تشریح خود طلبہ سے کرائیں۔ تشریح کے لئے درج ذیل صورتیں اختیار کی جا سکتی ہیں۔

(1) مشکل الفاظ کے آسان مترادفات بتانا۔ (2) مرکب اور مخلوط الفاظ کو الگ کر کے سمجھنا۔ (3) الفاظ کی ضد بتانا۔ (4) مشکل الفاظ اور فقرے استعمال کر کے ایسے جملے بنوانا جن سے مفہوم واضح ہو جائے۔

اساتذہ خود بلند خوانی کا نمونہ دیں اور طلبہ کو صحیح تلفظ، لب ولہجہ، اتار چڑھاؤ اور مناسب اوقاف کی طرف متوجہ کریں۔ اس سے مطالب کو سمجھنے نیز عبارت یا شعر سے اثر لینے اور لطف اندوز ہونے میں مدد ملے گی۔

کتاب کو ظاہری و باطنی لحاظ سے سنوارنے، مندرجات کو باریک بینی سے دیکھنے، اسباق اور مشقوں کو موثر بنانے کے مرحلوں میں جن حضرات نے محنت اور لگن سے کام کیا ہے، ہم ان اساتذہ کے شکرگزار ہیں۔

اس کتاب کو خوب سے خوب تر انداز میں پیش کرنے اور زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں ہم نے کسی بھی امکانی کوشش سے دریغ نہیں کیا ہے۔ ہمارے طویل مدتی مقاصد کو اگر ہمارے ذہین اساتذہ اور طلبہ اور طالبات نے سمجھ لیا تو اس کو ہم اپنی کامیابی تصور کریں گے۔ صحت مند مشوروں کا ہمیں انتظار رہے گا۔

حسن وارث
ڈائرکٹر
اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب راہل سنگھ
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ جناب امت کمار
اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمہ تعلیم، حکومت بہار

☆ جناب رام شرنا گت سنگھ، جوائنٹ ڈائرکٹر
محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ ڈاکٹر گیان دیومنی ترپاٹھی
پرنسپل میتری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

☆ جناب حسن وارث
ڈائرکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ جناب مدھوسودن پاسوان
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین
صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ ڈاکٹر شویتا شانڈلیہ
ایجوکیشن اکسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

مرتبین:

☆ ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی	لکچرر، شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ
☆ ڈاکٹر نسیم احمد نسیم	لکچرر، جی ایم کالج، بتیا
☆ جناب بلند اختر	استاد، اردو مڈل اسکول، آدم خانی محلّہ، سہسرام
☆ جناب حشمت ممتاز	استاد، مڈل اسکول، بہادر گنج، کشن گنج
☆ جناب جنید	استاد، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خاں، نگرہ، سارن
☆ جناب رفیع الحق ضیاء	استاد، گرلس اردو پرائمری اسکول، دولت پور، آرہ، بھوجپور

پروگرام کنوینر:

☆ جناب امتیاز عالم — لکچرر، اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار، پٹنہ

نظر ثانی:

☆ پروفیسر علیم اللہ حالی، سابق صدر شعبۂ اردو، مگدھ یونیورسٹی، بودھ گیا، گیا

☆ پروفیسر احمد رضی قیصر، سابق صدر شعبۂ اردو، بی سی کالج حاجی پور، ویشالی

فہرست

ن ش	عنوانات	اصناف	شعراء،ادباء	صفحہ
1	حمد	نظم	الطاف حسین حالی	1
2	دو بیل	کہانی	منشی پریم چند	4
3	جگنو	نظم	علامہ اقبال	13
4	حضرت عمر بن عبدالعزیز	مضمون	ماخوذ	17
5	احسان کا بدلہ احسان	کہانی	ڈاکٹر ذاکر حسین	22
6	وطن کا راگ	نظم	افسر میرٹھی	28
7	گنگا ندی	مضمون	ماخوذ	32
8	کابلی والا	کہانی	رابندر ناتھ ٹیگور	37
9	گاندھی جی	مضمون	ماخوذ	44
10	کمپیوٹر	مضمون	ماخوذ	50
11	کہنا بڑوں کا مانو	نظم	الطاف حسین حالی	56
12	نینی تال	مضمون	ماخوذ	61
13	کنجوس کی کہانی	راجستھانی کہانی	ماخوذ	67

14	غزل	غزل	مرزا غالبؔ	73
15	دہلی کی جامع مسجد	مضمون	ماخوذ	76
16	غریب بچہ اور جادوگر	تبت کی کہانی	ماخوذ	81
17	برسات	نظم	اسمٰعیلؔ میرٹھی	85
18	شکر کا چکّر	انشائیہ	ماخوذ	88
19	غزل	غزل	شادؔ عظیم آبادی	95
20	شہید پیر علی	سوانح	ماخوذ	99
21	غزل	غزل	کلیم عاجز	104
22	بہادر شاہ کا ہاتھی	مضمون	میر قربان علی دہلوی	107

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

سبق..1

حمد

اے ساری دنیا کے مالک ‏ ‏ راجا اور پرجا کے مالک
سب سے انوکھے، سب سے نرالے ‏ ‏ آنکھ سے اوجھل، دل کے اُجالے
ناؤ جگت کی کھینے والے ‏ ‏ دکھ میں سہارا دینے والے
جوت ہے تیری جل اور تھل میں ‏ ‏ باس ہے تیری پھول اور پھل میں
ہر دل میں ہے تیرا بسیرا ‏ ‏ تو پاس اور گھر دور ہے تیرا
تو ہے اکیلوں کا رکھوالا ‏ ‏ تو ہے اندھیرے گھر کا اُجالا
بے آسوں کی آس تو ہی ہے ‏ ‏ جاگتے سوتے پاس تو ہی ہے
سوچ میں دل بہلانے والا ‏ ‏ بپتا میں یاد آنے والا
ہلتے ہیں پتّے تیرے ہلائے ‏ ‏ کھلتی ہیں کلیاں تیرے کھلائے
تو ہی ڈبوئے، تو ہی ترائے
تو ہی بیڑا پار لگائے

☆ الطاف حسین حالیؔ

مشق

معنی یاد کیجیے:

پرجا - عوام، رعایا

جگت - دنیا

جوت - روشنی

باس - مہک

آس - اُمید

بپتا - مصیبت

سوچیے اور بتائیے:

1۔ ساری دنیا کا مالک کون ہے؟

2۔ ''تو ہی ڈبوئے تو ہی ترائے'' کا مطلب کیا ہے؟

3۔ اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریے:

1۔ ہر دل میں اللہ کا................ہے۔ (بسیرا، سویرا)

2۔ اللہ ہی ہر اندھیرے گھر کا.........ہے۔ (نرالا، اجالا)

3۔ اللہ کی ہی خوشبو پھول اور.........میں ہے۔ (جل، پھل)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مالک، آنکھ، سہارا، دُکھ، گھر، کلیاں

ان الفاظ کی ضِد لکھیے :

پھول،   اندھیرا،   دُکھ،   مالک،   جاگنا،   ڈبونا

مصرعوں کو مکمل کیجیے :

1۔ ناؤ جگت کی............... والے

2۔ جاگتے سوتے............ تو ہی ہے

3۔ تو پاس اور گھر.........ہے تیرا

4۔ تو ہی................ پار لگائے

جواب لکھیے :

1۔ مصیبت میں کون یاد آتا ہے؟

2۔ جاگتے سوتے ہمارے پاس کون ہوتا ہے؟

3۔ اِس شعر کا مطلب بتایئے:

ہلتے ہیں پتّے تیرے ہلائے
کھلتی ہیں کلیاں تیرے کھلائے

غور کیجیے:

یہ نظم ''حمد'' ہے۔ حمد میں خدا کی تعریف وتوصیف بیان کی جاتی ہے۔ یہ حمد اردو کے ایک بڑے شاعر الطاف حسین حالؔی کی ہے۔ اِس میں انہوں نے خدا کی بہت ساری خوبیوں اور نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ ہر شخص کو اللہ کی نعمتوں اور خوبیوں کا ذکر کرنا چاہئے۔

عملی سرگرمی:

☆ اِس حمد کو یاد کیجئے اور دوستوں کو ترنم سے سنایئے!

☆ آپ نے اور کون کون سی حمد پڑھی ہے، اُسے لکھ کر درجہ میں بلیک بورڈ پر آویزاں کیجیے۔

سبق..2

دو بیل

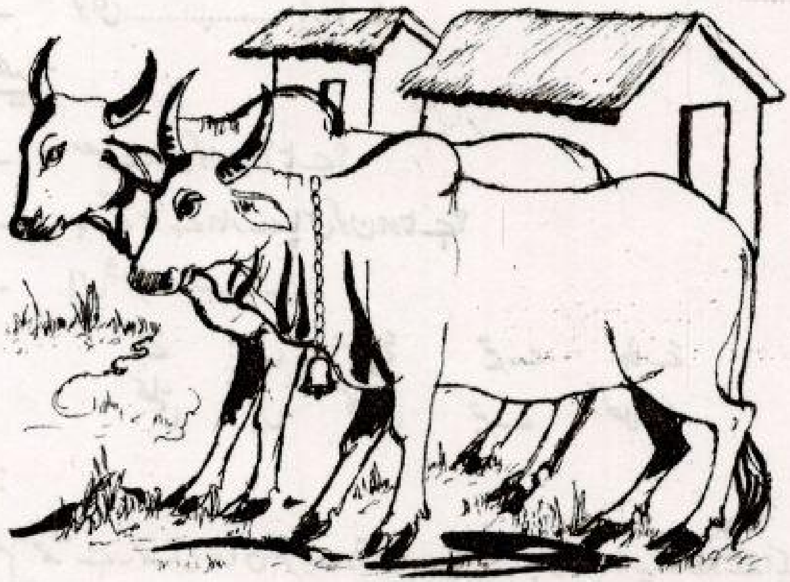

جھوری کے پاس دو بَیل تھے۔ ایک کا نام تھا ہیرا اور دوسرے کا موتی۔ دونوں دیکھنے میں خوب صورت، کام میں چوکس، ڈیل ڈول میں اونچے۔ بہت دِنوں سے ایک ساتھ رہتے رہتے، دونوں میں محبت

ہوگئی تھی۔ جس وقت یہ دونوں بیل ہل یا گاڑی میں جوتے جاتے ،اور گردنیں ہلا ہلا کر چلتے ،تو ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی کہ زیادہ بوجھ میری ہی گردن پر رہے۔ایک ساتھ ناند میں منھ ڈالتے۔ایک منہ ہٹالیتا تو دوسرا بھی ہٹالیتااور ایک ساتھ ہی بیٹھتے۔

ایک مرتبہ جھوری نے دونوں بیل چند دنوں کے لئے اپنی سسرال بھیجے۔ بیلوں کو کیا معلوم وہ کیوں بھیجے جارہے ہیں۔ سمجھے مالک نے ہمیں بیچ دیا ہے۔ اگران بے زبانوں کی زبان ہوتی،تو جھوری سے پوچھتے:''تم نے ہم بے زبانوں کو کیوں نکال دیا؟ ہم نے کبھی دانے چارے کی شکایت نہیں کی۔تم نے جو کچھ کھلایا، سر جھکا کر کھالیا؛ پھر تم نے ہمیں کیوں بیچ دیا۔''

شام کے وقت دونوں بیل نئے گاؤں جا پہنچے۔ دِن بھر کے بھوکے تھے،دونوں کا دل بھاری ہورہا تھا۔ جسے اُنھوں نے اپنا گھر سمجھا تھا، وہ اُن سے چھوٹ گیا تھا۔ جب گاؤں میں سونا پڑ گیا، تو دونوں نے زور مار کر رسے تڑالئے اور گھر کی طرف چلے۔ جھوری نے صبح اُٹھ کر دیکھا تو دونوں بیل چرنی پر کھڑے تھے۔ دونوں کے گھٹنوں تک پاؤں کیچڑ میں بھرے ہوئے تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں محبت کی ناراضگی جھلک رہی تھی۔ جھوری اُن کو دیکھ کر محبت سے باؤلا ہوگیا،اور دوڑ کر اُن کے گلے سے لپٹ گیا۔گھر اور گاؤں کے لڑکے جمع ہوگئے تالیاں بجا بجا کر اُن کا خیر مقدم کرنے لگے۔کوئی اپنے گھر سے روٹیاں لایا،کوئی گُڑ اور کوئی بھوسی۔

جھوری کی بیوی نے بیلوں کو دروازے پر دیکھا تو جل اُٹھی ، بولی:'' کیسے نمک حرام بیل ہیں۔ایک دن بھی وہاں کام نہ کیا، بھاگ کھڑے ہوئے۔''

جھوری اپنے بیلوں پر یہ الزام برداشت نہ کرسکا ، بولا:''نمک حرام کیوں ہیں؟ چارہ نہ دیا ہوگا ،تو کیا کرتے۔''

عورت نے تنک کر کہا:''بس تمہیں بیلوں کو کھلانا جانتے ہو اور تو سبھی پانی پلا پلا کر رکھتے ہیں۔''

دوسرے دن جھوری کا سالا جس کا نام گیا تھا، جھوری کے گھر آیا اور بیلوں کو دوبارہ لے گیا۔اب

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

کے اُس نے گاڑی میں جوتا۔ شام کو گھر پہنچ کر گیا نے دونوں کو موٹی رسیوں سے باندھا اور پھر وہی خشک بھوسا ڈال دیا۔

ہیرا اور موتی اس برتاؤ کے عادی نہ تھے۔ جھوری انہیں پھول کی چھڑی سے بھی نہ مارتا تھا؛ یہاں مار پڑی، اِس پر خشک بھوسا؛ ناند کی طرف آنکھ بھی نہ اٹھائی۔ دوسرے دن گیا نے بیلوں کو ہل میں جوتا، مگر انہوں نے پاؤں نہ اٹھایا۔ ایک مرتبہ جب اُس ظالم نے ہیرا کی ناک پر ڈنڈا جمایا، تو موتی غصے کے مارے آپے سے باہر ہوگیا، ہل لے کے بھاگا۔ گلے میں بڑی بڑی رسیاں نہ ہوتیں تو وہ دونوں نکل گئے ہوتے۔ موتی تو بس اینٹھ کر رہ گیا۔ گیا آ پہنچا اور دونوں کو پکڑ کے لے چلا۔ آج دونوں کے سامنے پھر وہی خشک بھوسا لایا گیا۔ دونوں چپ چاپ کھڑے رہے۔ اُس وقت ایک چھوٹی سی لڑکی دو روٹیاں لئے نکلی اور دونوں کے منہ میں ایک ایک روٹی دے کر چلی گئی۔ یہ لڑکی گیا کی تھی۔ اُس کی ماں مر چکی تھی۔ سوتیلی ماں اُسے مارتی رہتی تھی۔ اُن بیلوں سے اُسے ہمدردی ہوگئی۔

دونوں دن بھر جوتے جاتے۔ اُلٹے ڈنڈے کھاتے، شام کو تھان پر باندھ دیئے جاتے اور رات کو وہی لڑکی اُنہیں ایک ایک روٹی دے جاتی۔

ایک بار رات کو جب لڑکی روٹی دے کر چلی گئی، تو دونوں رسیاں چبانے لگے، لیکن موٹی رسی منہ میں نہ آتی تھی۔ بے چارے زور لگا کر رہ جاتے۔ اتنے میں گھر کا دروازہ کھلا اور وہی لڑکی نکلی۔ دونوں سر جھکا کر اس کا ہاتھ چاٹنے لگے۔ اُس نے اِن کی پیشانی سہلائی اور بولی: ''کھول دیتی ہوں، بھاگ جاؤ نہیں تو یہ لوگ تمہیں مار ڈالیں گے۔ آج گھر میں مشورہ ہو رہا ہے کہ تمہاری ناک میں ناتھ ڈال دی جائے۔'' اُس نے رسّے کھول دیئے اور پھر خود ہی چلّائی اودادا! اودادا! دونوں پھوپھاوالے بیل بھاگے جا رہے ہیں۔ دوڑو ---دوڑو!''

گیا گھبرا کر باہر نکلا، اُس نے بیلوں کا پیچھا کیا۔ وہ اور تیز ہوگئے۔ گیا نے جب اُن کو ہاتھ سے نکلتے دیکھا تو گاؤں کے کچھ اور آدمیوں کو ساتھ لینے کے لئے لوٹا۔ پھر کیا تھا، دونوں بیلوں کو بھاگنے کا موقع مل گیا۔

سیدھے دوڑے چلے گئے۔ راستے کا خیال بھی نہ رہا، بہت دور نکل گئے، تب دونوں ایک کھیت کے کنارے کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ دونوں بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔ کھیت میں مٹر کھڑی تھی، چرنے لگے۔ جب پیٹ بھر گیا تو دونوں اُچھلنے کودنے لگے۔ دیکھتے کیا ہیں ایک موٹا تازہ سانڈ جھومتا چلا آرہا ہے۔ دونوں دوست جان ہتھیلیوں پر لے کر آگے بڑھے۔ جوں ہی ہیرا جھپٹا، موتی نے پیچھے سے ہلہ بول دیا۔ سانڈ اس کی طرف مڑا تو ہیرا نے ڈھکیلنا شروع کر دیا۔ سانڈ غصّے سے پیچھے مڑا تو ہیرا نے دوسرے پہلو میں سینگ رکھ دیئے۔ بے چارہ زخمی ہو کر بھاگا۔ دونوں نے دور تک تعاقب کیا۔ جب سانڈ بے دم ہو کر گر پڑا، تب

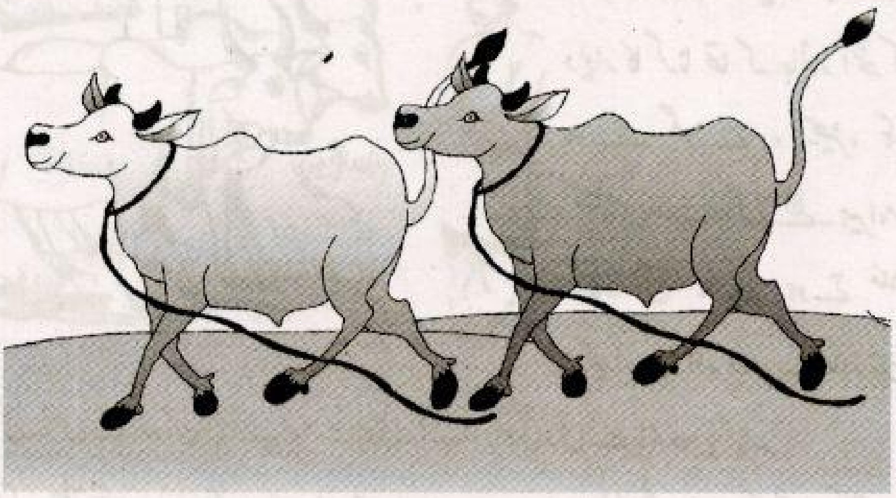

دونوں نے اس کا پیچھا چھوڑا۔

دونوں فتح کے نشے میں جھومتے چلے جا رہے تھے۔ پھر مٹر کے کھیت میں گھس گئے۔ ابھی دو چار منہ مارے تھے کہ دو آدمی لاٹھی لے کر آگئے اور دونوں بیلوں کو گھیر لیا۔ دوسرے دن دونوں دوست کانجی ہاؤس

میں بند تھے۔

اُن کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ کھانے کو تنکا بھی نہ ملا۔ وہاں کئی بھینسیں تھیں، کئی بکریاں، کئی گھوڑے، کئی گدھے، مگر چارہ کسی کے سامنے نہ تھا۔ سب زمین پر مُردے کی طرح پڑے تھے۔ رات کو جب کھانا نہ ملا تو ہیرا بولا: ''مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ جان نکل رہی ہے۔''

موتی نے کہا: ''اتنی جلدی ہمت نہ ہارو، بھائی یہاں سے بھاگنے کا کوئی طریقہ سوچو۔'' باڑے کی دیوار کچی تھی۔ ہیرا نے اپنے نکیلے سینگ دیوار میں گاڑ کر سوراخ کیا اور دوڑ دوڑ کر دیوار سے ٹکریں ماریں۔ ٹکروں کی آواز سن کر کانجی ہاؤس کا چوکیدار لالٹین لے کر نکلا۔ اُس نے جو یہ رنگ دیکھا تو دونوں کو کئی ڈنڈے رسید کیے اور موٹی رسّی سے باندھ دیا۔ ہیرا اور موتی نے پھر بھی ہمت نہ ہاری۔ پھر اُسی طرح دیوار میں سینگ لگا کر زور کرنے لگے۔ آخر دیوار کا کچھ حصہ گر گیا۔ دیوار کا گرنا تھا کہ جانور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ گھوڑے، بھیڑ، بکریاں، بھینسیں سب بھاگ نکلے۔ ہیرا، موتی رہ گئے۔ صبح ہوتے ہوتے مُنشیوں، چوکیداروں اور دوسرے ملازمین میں

کھلبلی مچ گئی۔ اُس کے بعد اُن کی خوب مرمت ہوئی۔ اب اور موٹی رسّی سے باندھ دیا گیا۔

ایک ہفتے تک دونوں بیل وہاں بندھے پڑے رہے۔ خدا جانے کانجی ہاؤس کے آدمی کتنے بے درد تھے، کسی نے بے چاروں کو ایک تنکا بھی نہ دیا۔ ایک مرتبہ پانی دکھا دیتے تھے۔ یہی اُن کی خوراک تھی۔ دونوں کمزور ہو گئے، ہڈیاں نکل آئیں۔

ایک دن باڑے کے سامنے ڈگڈگی بجنے لگی اور دوپہر ہوتے ہوتے چالیس پچاس آدمی جمع ہو گئے۔

تب دونوں بیل نکالے گئے۔لوگ آ آ کر اُن کی صورت دیکھتے اور چلے جاتے ۔ان کمزور بیلوں کو کون خریدتا! اِتنے میں ایک آدمی آیا، جس کی آنکھیں سُرخ تھیں، وہ منشی جی سے باتیں کرنے لگا۔اس کی شکل دیکھ کر دونوں بیل کانپ اٹھے۔ نیلام ہو جانے کے بعد دونوں بیل اُس آدمی کے ساتھ چلے۔

اچانک انہیں ایسا معلوم ہوا کہ یہ رستہ دیکھا ہوا ہے۔ ہاں! ادھر ہی سے تو گیا اُن کو اپنے گاؤں لے گیا تھا، وہی کھیت، وہی باغ، وہی گاؤں ـــــ اب اُن کی رفتار تیز ہونے لگی۔ ساری تکان، ساری کمزوری، ساری مایوسی رفع ہوگئی۔ ارے! یہ تو اپنا کھیت آ گیا۔ یہ اپنا کنواں ہے، جہاں ہر روز پانی پیا کرتے تھے۔

دونوں مست ہو کر کلیلیں کرتے ہوئے گھر کی طرف دوڑے اور اپنے تھان پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے دوڑا آیا۔ جھوری دروازے پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا، بیلوں کو دیکھتے ہی دوڑا اور انہیں پیار کرنے لگا۔ بیلوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اُس آدمی نے آ کر بیلوں کی رسّیاں پکڑ لیں۔ جھوری نے کہا: ''یہ بیل میرے ہیں۔''

''تمہارے کیسے ہیں۔ میں نے نیلام میں لئے ہیں۔''ـــ وہ آدمی زبردستی بیلوں کو لے جانے کے لئے آگے بڑھا۔ اُسی وقت موتی نے سینگ چلایا، وہ آدمی پیچھے ہٹا۔ موتی نے تعاقب کیا اور اُسے کھدیڑتا ہوا گاؤں کے باہر تک لے گیا۔ گاؤں والے یہ تماشا دیکھتے تھے اور ہنستے تھے۔ جب وہ آدمی ہار کر چلا گیا تو موتی اکڑتا ہوا لوٹ آیا۔

ذرا سی دیر میں ناند میں کھلی، بھوسا، چوکر، دانا سب بھر دیا گیا۔ دونوں بیل کھانے لگے۔ جھوری کھڑا اُن کی طرف دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا ـــــ بیسیوں لڑکے تماشا دیکھ رہے تھے۔ سارا گاؤں مسکراتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اُسی وقت مالکن نے آ کر دونوں بیلوں کے ماتھے چوم لیے۔

☆منشی پریم چند

مشق

معنی یاد کیجیے:

چوکس	—	ہوشیار
بوجھ	—	وزن
چارہ	—	جانور کی خوراک
بے زبان	—	جس کو زبان نہ ہو، جانور
ناراضگی	—	غصہ
باؤلا	—	بے چین
سالا	—	بیوی کا بھائی
خیر مقدم	—	استقبال
تنک کر	—	غصہ میں آ کر
دل بھاری ہونا	—	گھبرانا
برتاؤ	—	سلوک
خشک	—	سوکھا
ظالم	—	ظلم کرنے والا

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ ہیرا، موتی گیا کے یہاں سے کیوں بھاگ آئے؟

2۔ جھوری کے دونوں بیلوں کا کیا نام تھا؟

3۔ دونوں بیلوں کو روٹیاں کون کھلاتا تھا؟

4۔ جھوری کے بیلوں کے ساتھ گیا نے کیسا برتاؤ کیا؟

خالی جگہوں کو بھریئے:

1۔ ایک بار جب رات کو..............روٹی دیکر چلی گئی۔ (لڑکی، بیٹی)

2۔ زندگی میں پہلا موقع تھا کہ.........کو تنکا بھی نہ ملا۔ (دانے، کھانے)

3۔ موتی غصہ کے مارے آپے سے.........ہوگیا۔ (باہر، اندر)

4۔ ان بیلوں سے اسے............ہوگئی۔ (دشمنی، ہمدردی)

الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بیل، روٹی، چوکیدار، جھوری، ہمت

واحد سے جمع بنایئے:

روٹی، لڑکی، ماں، بیل، ہمدردی

نیچے دیئے گئے موضوع الفاظ کے سامنے مہمل الفاظ لکھیے :

☆ روٹی ......ووٹی........ کھانا ....

☆ بیل .... چائے ....

☆ گاؤں .... آدمی ....

☆ شرارت .... چارے ....

☆ کھیت .... زبان ....

غور کیجیے:

منشی پریم چند اردو اور ہندی کے مشہور کہانی کار ہیں۔ ''دو بیل'' ان کی ایسی کہانی ہے جس میں بیلوں کو کردار بنا کر دلچسپ باتیں کی گئی ہیں۔ ہیرا اور موتی نام کے دو بیلوں کی اپنے مالک جھوری سے محبت اور وفاداری اور گیا کی چھوٹی لڑکی کا بیلوں کو روٹی کھلانا ایسی باتیں ہیں جن سے ہمدردی اور وفاداری کا سبق ملتا ہے جو عام بچوں کیلئے سبق آموز بھی ہے اور دلچسپ بھی۔

عملی سرگرمی:

☆ منشی پریم چند کی کوئی دوسری کہانی مثلاً ''عیدگاہ'' اپنے درجہ میں اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنایئے...

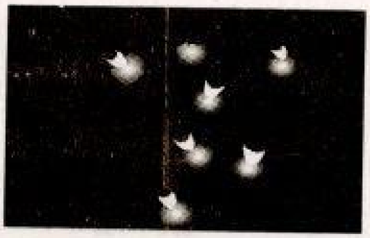

سبق..3

جگنو

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اُڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں
یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا
غربت میں آ کے چمکا، گمنام تھا وطن میں
تکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا
ذرّہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں
حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں
چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں
پروانہ اک پتنگا، جگنو بھی اک پتنگا
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا

☆ علامہ اقبال

مشق

معنی یاد کیجیے:

کاشانہ — گھر

انجمن — محفل

مہتاب — چاند

سفیر — سفر کرنے والا

گمنام — بے نام

تکمہ — گھنڈی، بٹن

پیرہن — لباس

قدیم — پُرانا

پوشیدہ — چھپا ہوا

خلوت — تنہائی

ظلمت — اندھیرا

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ جگنو کی روشنی ہمیں کہاں دکھائی پڑتی ہے؟

2۔ پروانہ اور جگنو میں کیا فرق ہے؟

3۔ اِس نظم میں مہتاب کی کرن کسے کہا گیا ہے؟

4۔ جگنو نظم، کس شاعر کی لکھی ہوئی ہے؟

خالی جگہوں کو بھریئے:

1۔ آیا ہے آسماں سے.......... کوئی ستارہ (اُتر کر، اُڑ کر)

2۔ یا جان پڑ گئی ہے.......... کی کرن میں (مہتاب، آفتاب)

3۔ چھوٹے سے چاند میں ہے...... بھی روشنی بھی (قدرت، ظلمت)

مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

روشنی، ذرہ، ستارہ، وطن، سورج

واحد الفاظ سے جمع بنایئے:

ستارہ، کرن، دن، جھلک، پروانہ

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

گھر، روشنی، آسمان، شب، قدیم

مصرعوں کو مکمل کیجیے:

جگنو کی روشنی ہے.......... چمن میں
یا...... جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اُڑ کر..........
یا جان...... ہے مہتاب کی کرن میں

جواب لکھیے:

1۔ ''آیا ہے آسماں سے اُڑ کر کوئی ستارہ''
اس مصرعہ میں کس کے بارے میں کہا گیا ہے؟

2۔ ''چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی''
اِس کا کیا مطلب ہے؟

غور کیجیے:

''جگنو'' علامہ اقبالؔ کی خوب صورت نظموں میں سے ایک ہے۔ اِس نظم میں انھوں نے جگنو کی خوب صورتی کے ذریعہ خدا کی قدرت پیش کی ہے، جو ایک معمولی کیڑے کی حیثیت رکھنے کے باوجود اپنے اندر ڈھیر ساری خوبیاں اور حسن رکھتا ہے۔ انھوں نے پروانہ اور جگنو کا فرق بتاتے ہوئے کہا ہے کہ پروانہ روشنی مانگتا ہے جبکہ جگنو روشنی پھیلاتا ہے۔ ہمیں بھی جگنو کی طرح تاریکی مٹانے اور روشنی پھیلانے کا کام کرنا چاہئے۔

عملی سرگرمی:

☆ اِس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور اپنے اُستاد کو سنائیے...

☆ آپ نے دوسرے پتنگوں سے متعلق کوئی نظم پڑھی ہو، تو اسے درجہ میں خوش خط لکھ کر بلیک بورڈ پر چسپاں کیجیے!

سبق..4

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے مشہور خلیفہ تھے۔ خلیفہ بننے سے پہلے وہ بڑی شان وشوکت کی زندگی گزارتے تھے لیکن خلیفہ بنتے ہی ان کی زندگی بالکل بدل گئی۔ انہوں نے شاہانہ ٹھاٹ باٹ ترک کر دیا۔ اپنے سارے قیمتی لباس، سامان اور بیوی کے زیورات بیت المال میں داخل کر دیئے اور انتہائی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے لگے۔

خلیفہ بننے کے بعد وہ سادہ لباس پہنتے، معمولی کھانا کھاتے اور کچے سے مکان میں رہتے تھے۔ ان کے بیوی بچوں کی زندگی بھی سادگی سے گزرنے لگی۔ وہ چاہتے تو اپنے بیوی بچوں کو لذیذ کھانے کھلا سکتے تھے، عمدہ کپڑے پہنا سکتے تھے لیکن انہیں بیت المال سے رقم لینا گوارا نہ تھا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے، عید قریب تھی۔ سب لوگ اپنے بچوں کے لئے نئے نئے کپڑے بنوا رہے تھے۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے بچوں نے بھی اپنی ماں سے نئے کپڑوں کی فرمائش کی۔ ماں بے چین ہوگئیں۔ وہ شوہر کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا حال بیان کیا۔ بیوی کی بات سن کر انہوں نے فرمایا ''فاطمہ! میرے پاس اتنی رقم کہاں ہے کہ بچوں کے لئے نئے کپڑے بنوا سکوں؟''

حضرت عمر بن عبدالعزیز انتہائی ایمانداری سے بیت المال کی حفاظت کرتے تھے۔ نہانے یا وضو کرنے کے لئے سرکاری باورچی خانے میں گرم کیا ہوا پانی استعمال نہیں کرتے تھے۔ انہیں بیت المال میں رکھی ہوئی مُشک کو سونگھنا تک گوارا نہ تھا۔

ایک رات وہ کسی سرکاری کام میں مصروف تھے اور سرکاری چراغ جل رہا تھا۔ اتنے میں ایک

ملاقاتی صرف ان کی خیریت دریافت کرنے کے لئے آ گیا۔ انہوں نے سرکاری چراغ بجھا دیا اور اپنا ذاتی چراغ منگوا کر جلایا۔

حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز، اپنے اردگرد خوشامدیوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اکثر عالموں کو بلواتے اور ان سے نصیحت کی درخواست کرتے۔ وہ چاہتے تھے کہ علما انصاف کرنے میں ان کی رہنمائی کریں۔ نیکی کے کاموں میں مدد کریں۔ حاجت مندوں کی حاجتیں ان تک پہنچائیں اور ان کے سامنے کسی کی غیبت نہ کریں۔

وہ ملازموں کے آرام کا خیال رکھتے اور کسی کام کو کم تر نہیں سمجھتے تھے۔ ایک بار، رات کو کسی مہمان سے گفتگو فرما رہے تھے کہ دفعتاً چراغ جھلملانے لگا۔ قریب ہی ایک ملازم سویا ہوا تھا۔ مہمان نے کہا کہ اس کو جگا دوں؟

بولے: ''سونے دو۔''

مہمان نے کہا: ''میں خود اٹھ کر چراغ ٹھیک کر دوں؟''

فرمایا: مہمان سے کام لینا مناسب نہیں۔''

آپ خود ہی اٹھے۔ برتن سے زیتون کا تیل لیا اور چراغ کو ٹھیک کر کے پلٹے تو کہا:

''جب میں اٹھا تھا تو عمر بن عبدالعزیز تھا اور جب پلٹا تب بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں۔''

ان کے زمانے میں بڑی خوش حالی تھی۔ لوگ ان کے پاس کثرت سے مال لاتے اور کہتے کہ غریبوں میں بانٹ دیجئے لیکن وہ یہ کہہ کر مال واپس کر دیتے تھے کہ حاجت مند نہیں ملتے، پھر یہ مال کسے دیا جائے؟

انہوں نے لوگوں کی سہولت کے لئے سرائیں بنوائیں، شراب پر پابندی لگائی، بے جا رسموں کو ختم کیا۔ غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرایا۔ شاہی خاندان کے لوگوں اور حکومت کے افسروں کے ظلم و ستم سے عوام کو نجات دلائی۔ ان کی خلافت کا زمانہ صرف دو سال پانچ مہینے رہا۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اتنے کم عرصے میں یہ ساری اصلاحات عمل میں آ گئیں۔ تاریخ میں ایسے عادل، نیک اور پرہیزگار اسلامی حکمران کا نام ہمیشہ روشن رہے گا۔ ان پر اللہ کی رحمت ہو۔

☆ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجئے:

بیت المال	—	ایسی جگہ جہاں روپیہ اور مال رکھا جاتا ہے
حاجت مند	—	ضرورت مند، محتاج
سرائے	—	مسافر خانہ
عادِل	—	عدل (انصاف) کرنے والا
مُشک	—	کستوری (ایک قسم کا خوشبودار مادّہ جو ہرن کی ناف سے نکلتا ہے)
اصلاح	—	خرابیوں اور برائیوں کو دور کرنا
حکمراں	—	بادشاہ، حاکم
پاکیزہ	—	پاک صاف
رقم	—	روپیہ پیسہ
لذیذ	—	لذت والا، مزیدار
غیبت	—	کسی کی غیر موجودگی میں اُس کی برائیوں کو بیان کرنا

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی زندگی خلیفہ بننے کے بعد کیوں بدل گئی؟

2۔ عید میں بچوں کے لئے نئے کپڑے کیوں بنوائے جاتے ہیں؟

3۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عام انسانوں کی اصلاح کے لئے کون کون سے کام کیے؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ خلیفہ بننے سے پہلے وہ............کی زندگی گزارتے تھے۔

(شان وشوکت، الفت ومحبت)

2۔ انہوں نے شاہانہ.................ترک کر دیا۔

(ٹھاٹ باٹ، رہن سہن)

3۔ انہیں.................سے رقم لینا گوارا نہ تھا۔

(بیت المال، سرکاری خزانہ)

4۔ اپنے اردگرد.................کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(خوشامدیوں، دوستوں)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مصروف، عید، چراغ، مہمان، لباس

دیئے ہوئے واحد الفاظ سے جمع بنایئے:

خلیفہ، خدمت، رقم، عالم، غریب

ان الفاظ کی ضِد لکھیئے:

زندگی، عالم، نیکی، کم تر، خوش حالی

ان سوالات کے جواب دیجیے:

1۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ کتنا تھا؟

2۔ عید کے موقع پرانہوں نے بچوں کیلئے نئے کپڑے کیوں نہیں بنوائے؟

3۔ ایک ملاقاتی کے آنے پر خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے سرکاری چراغ کیوں بجھادیا؟

4۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے چراغ جلانے کیلئے ملازم کو کیوں نہیں جگایا؟

غور کیجیے:

آپ نے دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بننے کے بعد کیسی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے لگے۔ انہوں نے لوگوں کی سہولت کیلئے بہت سارے کام کئے مگر اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے کبھی سرکاری خزانہ سے رقم لینا گوارا نہیں کیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ضرورت مندوں کی مدد اور لوگوں کی بھلائی کرنا سیکھیں۔

عملی سرگرمی:

☆ اپنے محلے اور آس پاس میں غور سے دیکھیے اور کوئی ایک برائی کے متعلق لکھیے جن کی اصلاح کی ضرورت آپ محسوس کرتے ہیں۔ آپ ان برائیوں کی اصلاح کیسے کریں گے؟ اپنے دوستوں کو بتائیے!

Sarva Shiksha-2018-19(Free)

سبق..5

احسان کا بدلہ احسان

بہت دِنوں کی بات ہے جب ہر جگہ نیک لوگ بستے تھے اور دَغا، فریب بہت ہی کم تھا۔ ہر قوم کے لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھتے تھے۔ کوئی کسی پر زیادتی نہیں کرتا تھا اور جس کا جو حق ہوتا تھا، اُسے مل جایا کرتا تھا۔ اُن دنوں ایک شہر تھا: عادل آباد۔

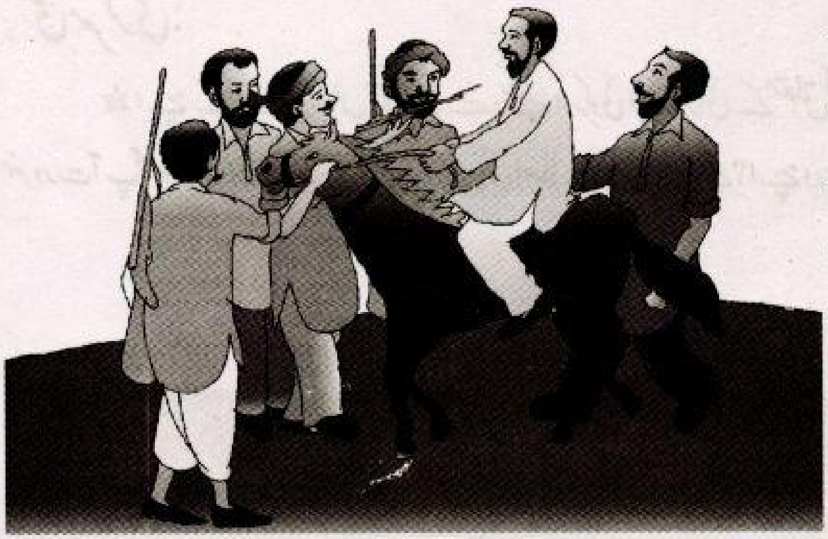

اس عادِل آباد میں ایک بہت دولت مند دُکان دار تھا۔ دور دور کے ملکوں سے اُس کا لین دین تھا۔ اُس کے پاس ایک گھوڑا تھا، جو اُس نے بہت دام دے کر ایک عرب سے خریدا تھا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ دُکان دار تجارت کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ بے خیالی میں شہر سے بہت دور نکل گیا اور ایک جنگل میں جا پہنچا۔ ابھی یہ اپنی دُھن میں آگے جا ہی رہا تھا کہ پیچھے سے چھ آدمیوں نے اُس پر حملہ کر دیا۔ اُس نے اُن کے ایک دو وار تو خالی کر دیے، لیکن جب دیکھا کہ وہ چھ ہیں تو سوچا کہ اچھا یہی ہے کہ اُن سے بچ کر نکل چلوں۔ اُس نے گھوڑے کو گھر کی طرف پھیرا، لیکن ڈاکوؤں نے بھی

اپنے گھوڑے پیچھے ڈال دیئے۔اب تو عجیب حال تھا، سارا جنگل گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج رہا تھا۔ سچ یہ ہے کہ دُکان دار کے گھوڑے نے اُسی دن اپنے دام وصول کرادیئے۔ کچھ دیر بعد ڈاکوؤں کے گھوڑے پیچھے رہ گئے اور گھوڑا دکان دار کی جان بچا کر اُسے گھر لے آیا۔

اُس روز گھوڑے نے اتنا زور لگایا کہ اُس کی ٹانگیں بیکار ہوگئیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ دنوں بعد غریب کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ لیکن دُکان دار کو اپنے وفادار گھوڑے کا احسان یاد تھا، چنانچہ اُس نے سائیس کو حکم دیا کہ جب تک گھوڑا جیتا رہے، اُس کو روز صبح شام چھ سیر دانہ دیا جائے اور اُس سے کوئی کام نہ لیا جائے۔

لیکن سائیس نے اس حکم پر عمل نہ کیا وہ روز بروز گھوڑے کا دانہ کم کرتا گیا۔ یہی نہیں بلکہ ایک روز اُسے اپاہج اور اندھا سمجھ کر اصطبل سے نکال دیا۔ بے چارہ گھوڑا رات بھر بھوکا، پیاسا، بارش اور طوفان میں باہر کھڑا رہا۔ جب صبح ہوئی تو جوں توں کر کے وہاں سے چل دیا۔

اسی شہر عادِل آباد میں ایک بڑی مسجد تھی اور ایک بڑا مندر۔ اُن میں نیک ہندو اور مسلمان آ کر اپنے اپنے ڈھنگ سے خدا کی عبادت کرتے اور اُس کو یاد کرتے تھے۔ مندر اور مسجد کے بیچ میں ایک بہت اونچا مکان تھا، اُس کے بیچ میں ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ کمرے میں ایک بہت بڑا گھنٹا لٹکا ہوا تھا اور اس میں ایک لمبی سی رسّی بندھی ہوئی تھی۔ اُس گھر کا دروازہ رات دن کھلا رہتا۔ شہر عادِل آباد میں جب کوئی کسی پر ظلم کرتا، یا کسی کا مال دبا لیتا، یا کسی کا حق مار لیتا، تو وہ اُس گھر میں جاتا، رسّی پکڑ کر کھینچتا، یہ گھنٹا اِس زور سے بجتا کہ سارے شہر کو خبر ہو جاتی۔ گھنٹے کے بجتے ہی شہر کے سچے، نیک دِل ہندو مسلمان وہاں آجاتے اور فریادی کی فریاد سُن کر انصاف کرتے۔

اتفاق کی بات کہ اندھا گھوڑا بھی صبح ہوتے ہوتے اُس گھر کے دروازے پر جا نکلا۔

دروازے پر کچھ روک ٹوک تھی نہیں، گھوڑا سیدھا گھر میں گھس گیا۔ بیچ میں رسّی لٹکی تھی، یہ غریب مارے بھوک کے ہر چیز پر منہ چلاتا تھا، رسّی جو اُس کے بدن سے لگی تو وہ اُسی کو چبانے لگا۔ رسّی جو ذرا کھینچی تو گھنٹا بجا۔ مسلمان مسجد میں نماز کے لئے جمع تھے، پُجاری مندر میں پوجا کر رہے تھے۔ گھنٹا جو بجا تو سب چونک پڑے اور اپنی اپنی عبادت ختم کر کے سب اُس گھر میں جمع ہو گئے۔ شہر کے پنچ بھی آ گئے۔ پنچوں نے پوچھا: ''یہ اندھا گھوڑا کس کا ہے؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ فلاں تاجر کا ہے۔ اس گھوڑے نے تاجر کی جان بچائی تھی۔'' پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ تاجر نے اُسے نکال باہر کیا ہے۔ پنچوں نے تاجر کو بلوایا۔ ایک طرف اندھا گھوڑا تھا، اُس کی زبان نہ تھی جو شکایت کرتا۔ دوسری طرف تاجر کھڑا تھا، شرم کے مارے اُس کی آنکھیں جھکی تھیں۔ پنچوں نے کہا: ''تم نے اچھا نہیں کیا۔ اِس گھوڑے نے تمہاری جان بچائی اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ تم آدمی ہو، یہ جانور ہے۔ آدمی سے اچھا تو جانور ہی ہے۔ ہمارے شہر میں ایسا نہیں ہوتا۔ ہر ایک کو اُس کا حق ملتا ہے اور احسان کا بدلہ احسان سمجھا جاتا ہے۔''

تاجر کا چہرہ شرم سے سُرخ ہو گیا، اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ بڑھ کر اس نے گھوڑے کی گردن میں ہاتھ ڈال دیا۔

اُس کا منہ چوما اور کہا: ''میرا قصور معاف کر۔'' یہ کہہ کر اُس نے وفادار گھوڑے کو ساتھ لیا اور گھر لے آیا۔ پھر اُس کے لئے ہر طرح کے آرام کا انتظام کر دیا۔

☆ڈاکٹر ذاکر حسین

مشق

معنی یاد کیجیے:

دغا —	دھوکا
زیادتی —	ظلم
عادل —	انصاف کرنے والا
غرض —	مقصد
زور لگانا —	طاقت لگانا
سائیس —	گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا
وفادار —	حمایتی، ساتھ دینے والا
اصطبل —	گھوڑے کے رہنے کی جگہ
جوں توں —	جیسے تیسے
تاجر —	تجارت کرنے والا
احسان —	بغیر بدلہ کے نیکی کرنا
سرخ —	لال

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ احسان کسے کہتے ہیں؟

2۔ تاجر نے گھوڑے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

3۔ اندھے گھوڑے کو انصاف کیسے مِلا؟

خالی جگہوں کو بھریے:

1۔ اسی شہر عادل آباد میں ایک.........تھی۔ (مندر، مسجد)

2۔ کمرے میں ایک بہت............گھنٹا لگا ہوا تھا۔ (بڑا، ہرا)

3۔ تاجر کا چہرہ شرم سے......ہوگیا۔ (سرخ، ہرا، کالا)

4۔ پھر اس کیلئے ہر طرح کے.........کا انتظام کردیا۔ (سامان، آرام)

الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

شہر، تجارت، ظلم، وفادار، انصاف

واحد سے جمع بنائیے:

رسّی، گھوڑا، مسجد، مندر، رات

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

شہر، مسجد، ظلم، سرخ، آرام